ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

اسلامی سماج کے تشکیلی عناصر: عنصر ہدیہ کی افادیت کا اطلاقی مطالعہ

STRUCTURAL COMPONENTS OF ISLAMIC SOCIETY: AN APPLIED STUDY ON THE SIGNIFICANCE OF THE ELEMENT OF HADIYAH

☆**دانش جاوید:** ایم فل سکالر نیشنل کالج آف بزنس، ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس یونیورسٹی لاہور

☆☆ **عبدالمنان:** ایم فل سکالر نیشنل کالج آف بزنس، ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس یونیورسٹی لاہور

☆☆☆**محمد نوید منیر:** ایم فل سکالر نیشنل کالج آف بزنس، ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس یونیورسٹی لاہور

ABSTRACT

In this article, a research review of the importance and excellence of gifts in Islam has been presented. The religion of Islam is the code of life Islam teaches to share love and build bonds among the servants of Allah. The manifestation of all Islamic teachings and divine orders is the Sunnah of the Prophet. There are merits and benefits in every Sunnah of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and among these beautiful Sunnahs, a lovely Sunnah is to give a gift. There is a hadith of Mishkut Sharif that "Send gifts to each other, mutual love will arise and enmity and malice will be removed from the hearts." In the blessed hadiths, gift giving is encouraged, and giving gifts to each other is considered as a means of increasing love, especially in giving gifts to relatives, there is also the virtue of mercy. It is given to please the heart of another and to show one's relationship with him.

Keywords*: Islam, Gifts, Sunnah, Love, Hadith, Mercy*

تمہید:

دین اسلام ضابطۂ حیات ہے اسلام اللہ کے بندوں میں محبتیں بانٹنے اور بندھن استوار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ تمام تعلیمات اسلامی اور احکامات الٰہی کا مظہر آپ ﷺ کی سنت ہے۔ آپ ﷺ کی ہر سنت میں خوبیاں اور مصلحتیں پنہاں ہیں ان خوبصورت سنتوں میں ایک پیاری سنت "ہدیہ" دینا بھی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ "ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرو باہمی محبت پیدا ہو گی اور دلوں سے دشمنی اور بغض دور ہو جائے گا۔"

ہدیہ دینے کی ترغیب

احادیثِ مبارکہ میں ہدیہ، تحفہ دینے کی ترغیب دی گئی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دینے کو محبت کے بڑھنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، خاص طور پر رشتہ داروں کو ہبہ کرنے میں صلہ رحمی کی بھی فضیلت ہے، ہدیہ وہ عطیہ ہے جو دوسرے کا دل خوش کرنے اور اس کے ساتھ اپنا تعلق ظاہر کرنے کے لیے دیا جائے۔

لہٰذا بھائی اپنے بھائی کو بالکل ہدیہ دے سکتا ہے، ایسا کرنے سے آپس میں شفقت اور محبت بھی بڑھے گی، صلہ رحمی کا ثواب بھی ملے گا۔

حدیث شریف میں ہے:

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: تهادوا فإن الهدية تذهب الضغائن. [1]

---

[1] الملا علي القاري ، نور الدين علي بن سلطان محمد القاري، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب البيوع باب العطايا، الفصل الثانی، ج٢، ص ٩١١، الناشر، المکتب الاسلامی۔

Al-Mulla Ali al-Qari, Nur al-Din Ali bin Sultan Muhammad al-Qari, Al-Murqa'a al-Khalya Sharh Mishkaat al-Mashab, Kitab al-Bayu, Chapter al-Ataya, Chapter II, Volume 2, p. 911, Al-Nasher, Al-Muktab al-Islami.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں ہدیے تحفے بھیجا کرو، ہدیے تحفے دلوں کے کینے ختم کر دیتے ہیں۔"

بدائع الصنائع میں ہے:

وقوله عليه الصلاة والسلام (تهادوا تحابوا) وهذا ندب إلى التهادي والهدية هبة وروينا عن الصديق رضي الله عنه أنه قال لسيدتنا عائشة رضي الله عنها إني كنت نحلتك كذا وكذا وعن سيدنا عمر رضي الله عنه أنه قال من وهب هبة لصلة رحم أو على وجه صدقة فإنه لا يرجع فيها ومن وهب هبة يرى أنه أراد بها الثواب فهو على هبته يرجع فيها إن لم يرض عنها۔[2]

ہدیہ کے تبادلے سے محبت بڑھتی ہے

ہدیہ اور تحفے ایک دوسرے کو دینے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے ایک خوبصورت بندھن استوار ہوتا ہے۔ آپ ﷺ اکثر صحابہ کرام کو ہدیہ (تحفے) دیتے رہتے تھے صحابہ کرام بھی آپ ﷺ کو اور ایک دوسرے کو مختلف موقعوں پر تحفے تحائف پیش کرتے تھے باہمی تعلقات کے استحکام کے لیے ہدیہ پیش کرنا بہترین خوبی تصور کیا جاتا ہے۔ بعض موقعوں پر عزیز و اقارب کی ناراضگی یا رنجش تحفے دینے سے ختم ہو سکتی ہے۔

ہدیہ اور تحفہ دیتے وقت کچھ باتوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے میانہ روی کو مد نظر رکھتے ہوئے سامنے والے کی عمر کو بھی ملحوظ خاص رکھنا ضروری ہے۔ ویسے بھی کہا جاتا ہے کہ ہدیہ کی قیمت سے زیادہ دینے والے کے دل اور نیت کو دیکھیں کہ وہ آپ کو کس خلوص وہ محبت سے تحفہ پیش کر رہا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔[3]

"اگر مجھے تحفے میں کوئی بکری کا ایک پایا بھی پیش کرے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا اگر کوئی دعوت میں ایک پایا بھی کھلائے تو میں اس کی دعوت میں ضرور جاؤں گا۔

اس ارشاد نبی سے واضح ہے کہ خلوص دل سے اگر کوئی آپ کو چھوٹی سی چیز بھی ہدیے میں پیش کر رہا ہے تو خندہ پیشانی سے قبول کرنا چاہیے۔ اور بدلے میں یعنی جو آپ کو محبت سے ہدیے (تحفے) دے رہا ہے آپ بھی ان کی خدمت میں ہدیے دیا کرو آپ ﷺ اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے خوشبو کے تحفے کو آپ ﷺ نے پسند فرمایا ہے آج بھی خوشیوں کے موقعوں پر تازہ پھولوں کے تحفے ایک دوسرے کو پیش کیے جاتے ہیں بعض لوگ سامنے والے کے مرتبے کے مطابق ہدیہ دینے سے قاصر ہوتے ہیں اس لیے ہدیہ دینے سے ہاتھ روک دیتے ہیں کہ کہیں سامنے والے کے سامنے یا تمام لوگوں کے درمیان ہماری بے عزتی نہ ہو یہ غلط روش ہے ایسے موقعوں پر ہدیہ دینے والا اپنی مالی حیثیت کے مطابق ہدیہ دے اور سامنے والے پر بھی لازم ہے کہ اس کے ہدیے کو سر آنکھوں پر رکھے۔

کھانے کی دعوت قبول کرنا بھی ہدیہ ہے

کسی کو اپنے گھر میں کھانے کی دعوت دینا بھی ہدیہ میں شمار ہوتا ہے، کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دوسرے کے یہاں دعوت میں شرکت کرنے سے انکار کر دیتے ہیں بلاوجہ، اگر کوئی عذر ہو تو انسان معذرت کر سکتا ہے مگر بغیر عذر کے کسی کی محبت کو اس طرح دھتکارنا صحیح نہیں ہے چاہے آپ دعوت میں جا کر دو نوالے ہی کھائیں لیکن شرکت کریں، خوش نصیبی ہے کہ کوئی آپ کو خلوص اور پیار سے اپنے گھر مدعو کرے اور خوش نصیبی ہے میزبان کی کہ اللہ نے اسے توفیق عطا کی کہ وہ کسی کی دعوت کر

---

[2] علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی (587ھـ 1191ء)، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کتاب الهبة، ج:٦، ص:١١٧، ط:دار الکتب العلمية۔
Aladdin Abu Bakr bin Masoud bin Ahmad Al-Kasani (587 AH. 1191 AD), Badi'i al-Sana'i in the order of al-Shar'i, Kitab al-Hiba, Volume 6, page 117, book, Dar al-Kutub al-Al-Alamiya.

[3] أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي، صحيح البخاري، الناشردار ابن كثير، دار اليمامة، دمشق۔
Abu Abdullah Muhammad ibn Ismail al-Bukhari al-Jaafi, Sahih al-Bukhari, al-Nashardar ibn Kathir, Dar al-Imamah, Dimashq.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

سکتا ہے۔اس حقیقت سے انکار نہیں کہ کسی کو مسکرا کر دیکھنا، کوئی نیکی کی بات یا نصیحت کرنا بھی ہدیہ ہے۔ اگر ہم مالی طور پر کسی تحفہ خریدنے کی حیثیت میں نہیں ہیں تو کم از کم کسی دوست کو کسی عزیز کو مسکرا کر کوئی اچھی بات کر کے اس کے دل کو مسرت دے سکتے ہیں کسی کو پیارا نام دے کر اسے خوشی دینا بھی ہدیہ سے کم نہیں ہے کسی کو پیاری دعا دینا بھی ایک بڑا تحفہ ہے۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كان رسول الله صلي الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها.[4]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیتے تھے۔"

بچوں کی تربیت میں بھی اس چیز کا خیال رکھیں کہ وہ اپنے دوستوں وغیرہ کو خوشی کے موقعوں پر وہ تحفے تحائف دیں، خصوصاً عید وغیرہ کے موقعوں پر گھر میں کام کرنے والوں کے بچوں کو اپنے بچوں کے ہاتھوں سے تحفے دلوائیں بچوں کو تحفے تحائف دیتے وقت ان کی پسند اور عمر کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ بچے خوشی محسوس کرتے ہیں بلکہ ان میں اعتماد بھی پیدا ہوتا ہے کہ ان کی پسند اور رائے کو اہمیت دی گئی ہے۔بے شک میرے نبی کی ہر سنت کے پیچھے کوئی نہ کوئی مصلحت اور خوبی ہے جو معاشرتی تعلقات میں استحکام بخشتی ہے۔ اللہ ہمیں سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ معاشرتی زندگی میں پیار و محبت اور آپس میں تعلق و محبت کے بڑھانے میں باہمی ہدایا و تحائف اور گفٹ وغیرہ کے تبادلے کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دوست احباب، عزیز و اقارب، رشتہ داروں، محلے داروں اور استاد شاگرد سے خلوص و محبت کا اظہار کرنے اور محبت کو اور زیادہ بڑھانے کے لیے تحفے تحائف اور ہدایا وغیرہ کا تبادلہ باہمی دلوں کے جوڑنے کا حیرت انگیز جادوئی نسخہ ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تَهَادَوْا تَحَابُّوا.[5]

"ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو (تاکہ) باہمی محبت قائم ہو سکے۔"

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «تهادوا فإن الهدية تذهب وحر الصدر، ولا تحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة».[6]

" آپس میں ہدیے تحفے دیا کرو، کیونکہ ہدیہ سینوں کی کدورت و رنجش کو دُور کرتا ہے اور ایک پڑوسن دوسری پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر ہی (کا ہدیہ) کیوں نہ ہو۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَهَادَوْا، فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَغَرَ الصَّدْرِ.[7]

"آپس میں تحائف کا تبادلہ کیا کرو، کیونکہ یہ سینے کے بغض و کینہ کو ختم کر دیتا ہے۔"

---

[4] أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي، صحيح البخاري ، ج٣، ص ٩١٣، الناشر: دار ابن كثير، دار اليمامة، دمشق.
Abu Abdullah Muhammad bin Ismail al-Bukhari al-Jaafi, Sahih al-Bukhari, vol. 3, p. 913, Al-Nasher, Dar Ibn Kathir, Dar al-Imamah, Damascus.

[5] ابو عبدالله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله ، صحيح الأدب المفرد ، الناشر، مكتبة الدليل.
Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Al-Mughira Al-Bukhari, Abu Abdullah, Sahih Al-Adab al-Mufard, Al-Nasher, Muqbatah Al-Dalil.

[6] محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (ت ٥١٦هـ)، شرح السنة ، ج٦، ص ١٤١، الناشر: المكتب الإسلامي - دمشق، بيروت.
Muhiyy al-Sunnah, Abu Muhammad al-Husayn bin Mas'ud bin Muhammad bin al-Fara al-Baghwi al-Shafi'i (d. 516 AH), Sharh al-Sunnah, Vol. 6, p. 141, Al-Nasher, Al-Mahab Al-Islami - Damascus, Beirut.

[7] الإمام أحمد بن حنبل (١٦٤ - ٢٤١ هـ) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج١٥، ص ١٤١، الناشر: مؤسسة الرسالة
Imam Ahmed bin Hanbal (164 - 241 AH) Musnad of Imam Ahmad bin Hanbal, Vol. 15, p. 141, Al-Nasher, Est.

عن عائشة رضي الله عنها، قلت: يا رسول الله، إن لي جارين، فإلى أيهما أهدي؟ قال: إلى أقربهما منك بابا.[8]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں۔ میں کس کو (پہلے) حصہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے نزدیک ہو۔

عن ابي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: من عرض عليه طيب فلا يرده، فإنه خفيف المحمل طيب الرائحة.[9]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جسے خوشبو پیش کی جائے وہ اسے نہ لوٹائے کیونکہ وہ اٹھانے میں ہلکی اور سونگھنے میں اچھی ہوتی ہے"۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُعْطِي عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا، إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا، كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ.[10]

عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی کو کوئی تحفہ دے پھر اسے واپس لے سوائے باپ کے جسے وہ اپنے بیٹے کو دیتا ہے، اس شخص کی مثال جو کوئی عطیہ دے کر اسے واپس لے لے اس کتے جیسی ہے جس نے (خوب) کھالیا ہو یہاں تک کہ جب وہ آسودہ ہو جائے تو قے کرے پھر اسے چاٹے۔

عن علي أن كسرى أهدى للنبي صلى الله عليه وسلم هدية فقبل منه، وأن الملوك أهدوا إليه فقبل منهم.[11]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کسریٰ نے ہدیہ بھیجا تو آپ ﷺ نے قبول فرمایا اور بادشاہ آپ ﷺ کو ہدیہ بھیجتے تھے اور آپ ﷺ قبول فرماتے تھے۔

ہمارے معاشرے میں یہ بات عام ہے کہ شادی خوشی وغیرہ کے موقع پر دوسروں کو بہت سارے تحفے تحائف دیئے جاتے ہیں۔ پھر اگر معاملات کسی وجہ سے بگڑ جاتے ہیں تو وہ تحفے تحائف واپس کرنے کا کہا جاتا ہے۔ معاشرتی طور پر ایسا کرنا اخلاق و تہذیب کے خلاف ہے، اسی وجہ سے اس کو برا خیال کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ہمارے معاشرے میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ کسی کا دیا ہوا تحفہ آگے کسی اور کو نہیں دے سکتے، حالانکہ شریعت میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک "حلہ" (چادروں کا جوڑا) ہدیے کے طور پر پیش کیا گیا جس کا تانا بانا ریشم سے بنا ہوا تھا۔ حضورِ اقدس ﷺ نے وہ "حلہ" میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اسے کیا کروں؟ کیا میں اسے پہن سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں اس سے فاطمہ کو اوڑھنیاں بنا کر دیدیجئے! (سنن ابن ماجہ: 3596)

---

[8] أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي، صحيح البخاري ، ج٢ ص ٧٨٨، ط. دار ابن كثير ، اليمامة – بيروت.
Abu Abdullah Muhammad bin Ismail al-Bukhari al-Jaafi, Sahih al-Bukhari, vol. 2 p. 788, Dar Ibn Kathir, Al-Imamah – Beirut.

[9] الإمام أحمد بن حنبل (١٦٤ - ٢٤١ هـ)، مسند الإمام أحمد بن حنبل ج١٤، ص١٥، الناشر: مؤسسة الرسالة.
Imam Ahmed bin Hanbal (164 - 241 AH), Musnad of Imam Ahmad bin Hanbal, Vol. 14, p. 15, Al-Nasher, Est.

[10] النسائي، أحمد بن علي بن شعيب بن علي بن سنان بن بحر بن دينار، أبو عبد الرحمن النسائي، سنن النسائي ، ج٦، ص٢٦٥، الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة.
Al-Nasa'i, Ahmad Bin Ali Bin Shuaib Bin Ali Bin Sinan Bin Bahr Bin Dinar, Abu Abd al-Rahman Al-Nasa'i, Sunan Al-Nasa'i, Volume 6, p. 265, Al-Nasher, Al-Maqabah Al-Thairah Al-Kubara, Cairo.

[11] محمد بن محمد بن سليمان بن الفاسي بن طاهر السوسي الردواني المغربي المالكي (ت ١٠٩٤هـ)، جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزَّوائِد، ج٢، ص٢٣٧، الناشر: مكتبة ابن كثير، الكويت ، دار ابن حزم، بيروت.
Muhammad bin Muhammad bin Sulaiman bin Al-Fasi bin Tahir al-Susi Al-Arduwani al-Maghrib al-Maliki (d. 1094 AH), Collected Al-Fawaid from Jami al-Usulim and Majam al-Zawaid, Volume 2, p. 237, Al-Nasher, Ibn Kathir Library, Kuwait, Dar Ibn Hazm, Beirut.

بسا اوقات تحفہ دینے کے لیے کوئی چیز موجود ہوتی ہے لیکن خیال آتا ہے یہ تو حقیر چیز ہے، اسے دینے کا کیا فائدہ؟ یہ خیال غلط ہے، اسی طرح جس کے پاس چھوٹا سا تحفہ بھیجا جائے وہ خوش دلی سے قبول کرے کیونکہ تحائف کے تبادلے سے خوشگوار ماحول پیدا ہوتا ہے۔ ہدیہ دیتے وقت اپنی حیثیت کو سامنے رکھیں اور یہ نہ سوچیں کہ آپ جس کو ہدیہ دیں قیمتی ہدیہ دیں، جو کچھ میسر ہو دے دیجیے، ہدیہ کے قیمتی ہونے نہ ہونے کا انحصار آپ کے اخلاص اور جذبات پر ہے۔ یہی خلوص و جذبات دلوں کو جوڑتے ہیں، ہدیہ کی قیمت نہیں جوڑتی۔ اسی طرح دوست کے ہدیہ کو بھی حقیر نہ سمجھیں، اس کے اخلاص پر نگاہ رکھیے۔ آج کے حالات میں کتاب بھی بہترین تحفہ ہے۔

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہدیہ لانے کے لئے پاس کچھ تھا نہیں، راستے میں خشک لکڑیوں کا ایک گٹھا باندھا اور لاکر بطور ہدیہ پیش کر دیا۔ ان بزرگ نے اس کی اتنی قدر کی کہ ان لکڑیوں کو احتیاط کے ساتھ رکھا اور وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد غسل کے لئے جو پانی گرم کیا جائے وہ اسی سے کیا جائے۔ (حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات: ص ۱۷۸،۱۷۷)

تحفہ ایک ایسا عطیہ ہے جو دوسرے کا دل خوش کرنے اور اس کے ساتھ اپنا تعلق خاطر ظاہر کرنے کے لئے دیا جاتا ہے تاکہ اس کے ذریعے رضائے الٰہی کو حاصل کیا جاسکے۔ یہ عطیہ اگر اپنے کسی چھوٹے کو دیا جائے تو اُس کے ساتھ شفقت و محبت کا اظہار ہے۔ اگر کسی بڑے کو دیا جائے تو اُس کے ساتھ عقیدت و احترام کا اظہار ہے۔ اگر کسی دوست کو دیا جائے تو اُس کے ساتھ محبت کے وسیع کرنے کا اظہار ہے۔ اگر کسی ایسے شخص کو دیا جائے جس کی حالت کمزور ہے تو یہ اس کی اشک شوئی اور ہمدردی کا اظہار ہے۔

ایک دوسرے کو تحائف دینا انسانی تہذیب کا حصہ ہے لیکن تحفہ دینے کے بھی کچھ اصول ہیں۔ پہلا اصول یہ کہ تحفہ اس لیے دیا جاتا ہے کہ انسان کے درمیان محبت بڑھے لیکن بہت سارے مواقع پر ہم رسم دنیا کو نبھانے کے لیے تحائف دیتے ہیں تاکہ ہماری عزت پر کوئی حرف نہ آئے۔ لین دین اور رسم دنیا کے پیش نظر تحفہ دینا سراسر تحفہ کی توہین ہے۔ تحائف اخلاص کی بنیاد پر دیے جاتے ہیں تاکہ دو انسانوں کے درمیان محبت بڑھے نہ کہ انسان کی انا کو تقویت دینے کے لیے۔ ایک شخص جو اخلاص اور محبت کی بنیاد پر تحفہ دینا جانتا ہے۔ اگر اسے جواب میں تحفہ نہ بھی ملے تو اس کے اخلاص اور محبت میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔ لہٰذا اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تحفہ صرف اور صرف محبت اور اخلاص کے جذبے سے ہی دیا جائے۔

فنزلت «آية التيمم»، فقال أسيد بن حضير: جزاك الله خيرا، فوالله ما نزل بك أمر قط، إلا جعل الله لك منه مخرجا، وجعل للمسلمين فيه بركة.[12]

ایک حدیث میں ہے کہ جب آیتِ تیمم نازل ہوئی، اسید بن حضیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا: "جَزَاكِ اللّٰہُ خَيْرًا"، اللہ کی قسم! آپ پر کوئی ایسی پریشانی نہیں آئی جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر سے ٹال نہ دیا ہو اور اس میں مسلمانوں کے لئے برکت وسہولت نہ رکھ دیا ہو۔

غیر مسلم کا تحفہ قبول کرنا

سوال: غیر مسلم کا مسلمان کو ہدیہ دینا کیسا ہے؟ نیز مسلمان کسی اور مسلمان کو کافر کا دیا ہوا ہدیہ دے سکتا ہے؟

جواب: مسلمان کے لیے غیر مسلم کا تحفہ قبول کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں دین کی بے توقیری نہ ہو یا آئندہ اس تحفے کی وجہ سے کسی قسم کا ملی نقصان نہ ہو، نیز جو چیز ہدیہ میں دی گئی ہو وہ مسلمان کے لیے بذاتِ خود جائز و حلال ہو۔ البتہ ان سے قریبی تعلقات اور دوستی لگانا اور ان کے مذہبی تہوار پر ان کے ساتھ تحفہ تحائف کا لین دین جائز نہیں ہے۔ پس صورتِ مسئولہ میں غیر مسلم کی طرف سے دیا گیا تحفہ خود بھی استعمال کر سکتا ہے، اور اگر وہ کسی اور کو دینا چاہتا ہو تو دے بھی سکتا ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"فقد روى محمد - رحمه الله تعالى - في السير الكبير أخبارا متعارضة في بعضها أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قبل هدايا المشرك وفي بعضها أنه صلى الله عليه وسلم لم يقبل فلا بد من التوفيق واختلفت عبارة المشايخ رحمهم الله تعالى في وجه التوفيق فعبارة الفقيه أبي جعفر الهندواني أن ما روي

---

[12] أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمي، التميمي السمرقندي (ت ٢٥٥ هـ)، سنن الدارمي ، ج١، ص٥٧٧، الناشر: دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية.

Abu Muhammad Abdullah bin Abdul Rahman bin Al-Fazl bin Bahram bin Abdul Samad al-Darmi, al-Tamimi al-Sumrakandi (d. 255 AH), Sunan al-Darmi, vol.1, p.577, publisher, Dar al-Mughni for publishing and distribution, Saudi Arabia.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1,2024

أنه لم يقبلها محمول على أنه إنما لم يقبلها من شخص غلب على ظن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنه وقع عند ذلك الشخص أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إنما يقاتلهم طمعًا في المال لا لإعلاء كلمة الله و لايجوز قبول الهدية من مثل هذا الشخص في زماننا و ما روي أنه قبلها محمول على أنه قبل من شخص غلب على ظن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنه وقع عند ذلك الشخص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما يقاتلهم لإعزاز الدين ولإعلاء كلمة الله العليا لا لطلب المال وقبول الهدية من مثل هذا الشخص جائز في زماننا أيضا ومن المشايخ من وفق من وجه آخر فقال لم يقبل من شخص علم أنه لو قبل منه لا يقل صلابته وعزته في حقه ويلين له بسبب قبول الهدية وقبل من شخص علم أنه لايقل صلابته وعزته في حقه ولا يلين بسبب قبول الهدية كذا في المحيط لا بأس بأن يكون بين المسلم والذمي معاملة إذا كان مما لا بد منه كذا في السراجية.[13]

غیر مسلم سے ہدیہ لینا/ دیوالی پر ہدیہ لینا کا حکم

سوال : کوئی غیر کسی مسلمان کو ہدیہ دے تو لے سکتے ہیں، شادی وغیرہ کے موقع پر اور دیوالی کے موقع پر؟ اگر نہیں لے سکتے تو کوئی ایسی شکل بتلائیں جس سے لینا درست ہو تا ہو۔ اس ہدیہ کا کسی اور کو مالک بنانے کے بعد اس کا لینا کیسا ہے؟

جواب : جو چیزیں ہندو (یا کسی بھی غیر مسلم) کی طرف سے ان کی دیوی دیوتاؤں کے نام پر چڑھائی جانے والی ہوتی ہیں، اس طرح کے چڑھاوے لینا اور اس کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر ظاہری رواداری کے بنا پر کوئی چیز دیتے ہیں تو لینے کی گنجائش ہے؛ تاہم احتیاط بہتر ہے۔ اور اگر ان کا مذبوحہ جانور (مرغی، بکرا وغیرہ) ہو تو اس کا کھانا بہر صورت جائز نہیں ہے۔ دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کی جانب سے دی گئی مٹھائی وغیرہ کے متعلق اگر یہ یقین ہو کہ انہوں نے اپنے باطل معبودوں کے نام پر نہیں چڑھائی ہے اور نہ ہی اس میں کسی حرام وناپاک چیز کی آمیزش ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے، البتہ پھر بھی احتیاط بہتر ہے۔ مزید یہ کہ اگر غیر مسلم اپنے تہوار کے موقع پر کوئی چیز پیش کرے تو اسے تہوار کی مبارک باد ہر گز نہ دی جائے۔ اور غیر مسلموں سے دلی تعلق و دوستانہ نہ رکھا جائے۔

فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

> "سوال: اگر کسی مسلمان کے رشتہ دار ہندو کے گاؤں میں رہتے ہوں اور ہندو کے تہوار ہولی دیوالی وغیرہ پکوان، پوری، کچوری وغیرہ پکاتے ہیں، ان کا کھانا ہم لوگوں کو جائز ہے یا نہیں؟ جواب: جو کھانا کچوری وغیرہ ہندو کسی اپنے ملنے والے مسلمان کو دیں اس کا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر کسی مصلحت سے لے لیا تو شرعاً اس کھانے کو حرام نہ کہا جائے گا۔[14]

رد المحتار میں علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> **"ولو أهدى لمسلم ولم يرد تعظيم اليوم بل جرى على عادة الناس لايكفر، وينبغي أن يفعله قبله أو بعده نفياً للشبهة".**[15]

أحکام القرآن للجصاص میں ہے:

" { إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ} وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ الذَّبِيحَةُ إِذَا أُهِلَّ بِهَا لِغَيْرِ اللَّهِ عِنْدَ الذَّبْحِ ، فَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَزْعُمُ أَنَّ الْمُرَادَ بِذَلِكَ ذَبَائِحُ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ الَّذِينَ كَانُوا يَذْبَحُونَ لِأَوْثَانِهِمْ ؛ كَقَوْلِهِ تَعَالَى : { وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ } وَأَجَازُوا ذَبِيحَةَ النَّصْرَانِيِّ إِذَا سَمَّى

---

[13] علماء ہند، فتاویٰ ہندیہ، ج۵ ص ۳۴۷، ۳۴۸، کتاب الکراهية، الباب الرابع عشر في أهل الذمة والأحكام التي تعود إليهم، ط: دار الفكر۔

Ula,Ulama of Hind, Fatawa Hapandiyyah, Vol. 5, pp. 347, 348, Kitab al-Karahiyah, Chapter IV, Usher fi Ahl al-Zumma and Al-Ahkam al-Dawt al-Him, Tibb, Dar al-Fikr.

[14] حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی، ج:۱۸،ص:۳۴، ط:دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی۔

Hazrat Maulana Mufti Mahmood Hasan Ganguhi, Volume 18, Page 34, Edition, Dar-e-Ifta Jamia Farooqia Karachi.

[15] محمد أمين، الشهير بابن عابدين [ت ١٢٥٢ هـ]، حاشية رد المحتار، على الدر المختار: شرح تنوير الأبصار ، ج۶، ص ۷۵۴، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر۔

Muhammad Amin, the famous Babin Abidin [d. 1252 AH], Hashiya Rid al-Muhthar, Ali al-Dur al-Mukhtar, Sharh Tanweer al-Absaar, Volume 6, page 754, Al-Nasher, Sharjah Maktabah Wa Mataba Mustafa al-Babi al-Halabi and his children in Egypt.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

عَلَيْهَا بِاسْمِ الْمَسِيحِ ، وَهُوَ مَذْهَبُ عَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ وَالْحَسَنِ وَالشَّعْبِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، وَقَالُوا : " إنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَبَاحَ أَكْلَ ذَبَائِحِهِمْ مَعَ عِلْمِهِ بِأَنَّهُمْ يُهِلُّونَ بِاسْمِ الْمَسِيحِ عَلَى ذَبَائِحِهِمْ " .وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَزُفَرُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ : " لَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ إذَا سَمَّوْا عَلَيْهَا بِاسْمِ الْمَسِيحِ " .وَظَاهِرُ قَوْله تَعَالَى : { وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ } يُوجِبُ تَحْرِيمَهَا إذَا سُمِّيَ عَلَيْهَا بِاسْمِ غَيْرِ اللَّهِ ؛ لِأَنَّ الْإِهْلَالَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ هُوَ إظْهَارُ غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ ، وَلَمْ تُفَرِّقْ الْآيَةُ بَيْنَ تَسْمِيَةِ الْمَسِيحِ وَبَيْنَ تَسْمِيَةِ غَيْرِهِ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْإِهْلَالُ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ .وَقَوْلُهُ فِي آيَةٍ أُخْرَى : { وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ } وَعَادَةُ الْعَرَبِ فِي الذَّبَائِحِ لِلْأَوْثَانِ غَيْرُ مَانِعٍ اعْتِبَارَ عُمُومِ الْآيَةِ فِيمَا اقْتَضَاهُ مِنْ تَحْرِيمِ مَا سُمِّيَ عَلَيْهِ غَيْرُ اللَّهِ تَعَالَى .[16]

خلاصہ بحث

اس تحقیقی مقالے میں اسلامی تعلیمات میں تحائف کی اہمیت پر تفصیل سے غور کیا گیا ہے۔ اسلام دین نہیں بلکہ زندگی کا کامیاب چارہ ہے، جو انسانی جماعت کو محبت بانٹنے اور اللہ کے بندوں کے درمیان تعلقات قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اللہ کی تعلیمات اور حکمات کا ظاہرہ ہے۔ ہر پیغمبری سنت میں فضیلت اور فائدے ہیں، اور ان سب محمدی سنتوں میں سے ایک خوبصورت سنت ہے تحائف دینا۔ مشکوۃ الصحیح حدیث میں یہ آیا ہے کہ "ایک دوسرے کو تحائف بھیجو، اس سے محبت پیدا ہوگی اور دلوں میں دشمنی اور حسد ختم ہو جائے گا۔" مبارک حدیثوں میں تحائف دینے کی تشویق کی گئی ہے، اور ایک دوسرے کو تحائف دینا محبت بڑھانے کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا ہے، خاص کر رشتہ داروں کو تحائف دینے میں رحمت کی بھی فضیلت ہے۔ یہ دل کو خوش کرنے اور اپنے تعلقات کا ظاہرہ کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس تحقیقاتی جائزے نے اسلامی تعلیمات میں تحائف کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے اثرات اور اہمیت کو مد نظر سے آگاہ کیا ہے۔ یہ تحقیقاتی جائزہ اسلامی روایات اور پیغمبری سنت کی روشنی میں تحائف دینے کی معنویت پر تبادلہ کرتا ہے اور مختلف مواقع پر اسلامی تعلیمات کی عملی رہنمائی کو سامنے رکھتا ہے۔

[16] أحمد بن علي أبو بكر الرازي الجصاص الحنفي (ت ۳۷۰ھـ)، أحكام القرآن ج۱، ص ۳۱۴، باب تحريم ما اہل بہ لغیر اللہ، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت – لبنان۔
Ahmed bin Ali Abu Bakr al-Razi al-Jisas al-Hanafi (d. 370 AH), Al-Ahkam al-Qur’an, vol. 1, p. 314, Chapter Tahirim Ma Ahl Bah Laghir Allah, Al-Nasher, Dar Al-Kutub Al-Elamiya Beirut-Lebanon.